مشرقِ وسطیٰ

"مسیحی عربوں کو واپس وطن آنا چاہیے۔" یاسر عرفات

۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو فلسطین کے مسیحی مذہبی رہنماؤں کے ایک وفد نے تیونس جا کر "تنظیم آزادیٔ فلسطین" کے سربراہ جناب یاسر عرفات سے ملاقات کی۔ وفد میں حیفہ اور گلیلی کے یونانی کیتھولک آرچ بشپ، ایونجلیکل لوتھرن چرچ کے بشپ، مارونی چرچ کے سربراہ، سیرین کیتھولک چرچ اور انگلیکن چرچ کے مقامی رہنما شامل تھے۔ تیونس سے واپسی پر یونانی کیتھولک آرچ بشپ جناب لطفی لاحم نے بتایا کہ یہ وفد فلسطین میں امن کی کوششوں اور فلسطینیوں کی خودمختاری کے معاہدے کی تائید و حمایت کا اظہار کرنے تیونس گیا تھا۔ جناب یاسر عرفات نے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ چرچ رہنماؤں کو ان ہزاروں فلسطینی مسیحیوں کی وطن واپسی کے لیے کام کرنا چاہیے جو دنیا بھر میں منتشر ہیں۔ مسیحی آبادی کے بغیر فلسطین کے مقدس مقامات میوزیم بن کر رہ جائیں گے۔

چرچ رہنماؤں کے اندازے کے مطابق دنیا بھر میں بکھرے ہوئے ۲۵ لاکھ فلسطینیوں میں دس بارہ فیصد مسیحی ہیں۔ اسرائیل کے مقبوضہ علاقوں کی بیس لاکھ آبادی میں کم و بیش تیس ہزار مسیحی ہیں۔ ان کے علاوہ ناصرہ کے شہر میں ایک لاکھ مسیحی ہیں جو "عرب اسرائیلی" شمار کیے جاتے ہیں۔

جناب لطفی لاحم نے کہا کہ "جناب یاسر عرفات نے انہیں مسیحیوں کی وطن واپسی اور ملک کی تعمیرِ نو کا مشن سپرد کیا ہے۔" (دی مسلم، اسلام آباد - ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

افریقہ

لیبیا: "مذہب اور ذرائع ابلاغ" کے موضوع پر سیمینار

لیبیا کی "ورلڈ اسلامک کال سوسائٹی" اور "پاپائی کونسل برائے مکالمہ بین المذاہب" کے اشتراک سے ۳ تا ۶ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو طرابلس (لیبیا) میں "مذہب اور ذرائع ابلاغ" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں ۱۶ مسلم اور مسیحی اہلِ علم نے شرکت کی جو دنیا کے مختلف حصوں کی نمائندگی کرتے تھے۔ پاکستان سے فادر آرچی ڈی سوزا نے مسیحی نمائندے کے طور پر شرکت کی۔ ان کے قلم سے

"دی کرسچن وائس" میں سیمینار کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ان کی اطلاع کے مطابق سیمینار کے شرکاء نے حسبِ ذیل امور پر اتفاق کیا۔

* مشترک انسانی اقدار کی ترویج کے لیے مذہبی اداروں اور ذرائع ابلاغ کے درمیان تعاون کی ضرورت ہے۔

* مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان بہتر روابط اور یک جا ہم آہنگ زندگی گزارنے کے لیے ذرائع ابلاغ کی غیر جانبداری اور صداقت شعاری نہایت اہم ہے۔

* دیانت اور خاندانی تعلقات کی ترویج کے لیے نیز مادیت پرستی، نسلی امتیاز اور معاشرتی کشمکش کے خلاف ذرائع ابلاغ کی رہنمائی کی جانی چاہیے۔

* مذہبی مکالمے کی ترویج اور ایسے پروگرام پیش کیے جانے ضروری ہیں جو معاصر معاشرے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں اور رائے عامہ ہموار کر سکیں۔

* انتہا پسندی اور تعصّبات کے خاتمے کے لیے ایک دوسرے کے بارے میں جاننے نیز محبت کی روح پیدا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کا کردار اہم ہے۔

* مذہبی تحریروں اور نشری پروگراموں کے بارے میں مسلم اور مسیحی ماہرینِ ابلاغ کے درمیان بہتر تعاون کے لیے ملاقاتیں ہونی چاہییں۔

* مذہبی اور نسلی اقلیّتوں کے حوالے سے ایسے ذرائع کی ضرورت ہے جن سے وہ اپنی آراء کا اظہار کریں اور حقوق کا مطالبہ کر سکیں۔

* ایک دوسرے کے مذہب کے بارے میں غلط اطلاعات کو درست کرنے کے لیے، نیز مثبت اقدامات کے لیے مسلم اور مسیحی ذرائع ابلاغ کے درمیان قریبی رابطے کی ضرورت ہے۔ حصول مقصد کے لیے، جس قدر جلد ممکن ہو، ایک مشترک کمیٹی قائم ہونی چاہیے۔ (دی کرسچن وائس - کراچی، ۱۴ نومبر ۱۹۹۳ء)

ایشیا

پاکستان: ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی جناب بشیر مسیح کا "مسیحی قوم کے نام "کھلا خط"

[حالیہ قومی اور صوبائی انتخابات کے نتیجے میں جو مسیحی نمائندے اسمبلیوں میں پہنچے ہیں، ان میں